وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

رحمۃ للعالمین ﷺ

اور

واقعہ معراج

مؤلفین

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر

امان جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)
ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تو مغفرت کرنے والا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1.	تمہید	8
2.	تفسیر آیت مبارکہ نمبر ا (سورۃ بنی اسرائیل از معارف القرآن)	10
3.	تفسیر آیت مبارکہ نمبر ا (سورۃ بنی اسرائیل از تفسیر عثمانی)	11
4.	معراج جسمانی ہونے پر قرآن و سنت کے دلائل	12
5.	مختصر واقعہ معراج (از تفسیر ابن کثیر)	15
6.	واقعہ معراج کے متعلق ایک غیر مسلم کی شہادت	18
7.	واقعہ معراج کی تاریخ	20
8.	واقعہ معراج احادیث مبارکہ کی روشنی میں	21
9.	سفر معراج کا آغاز	22
10	مسجد حرام سے سفر معراج شروع ہوا	23
11.	شق صدر کا واقعہ	24
12.	آپ ﷺ کے لئے براق لایا گیا	24
13.	مختلف مقامات پر نماز کی ادائیگی	25

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

14.	عالم برزخ کے عجیب واقعات	26
	دُنیا کی حقیقت اور ابلیس کا رُوپ	26
	جہاد کا ثواب	27
	مال کی زکوۃ ادا نہ کرنے کا انجام	28
	بدکاری کا انجام	28
	حقوق العباد کی ادائیگی	29
	بڑی بات منہ سے نکالنے کا انجام	29
	جنت کی دُعا	29
	جہنم کی دُعا	30
	اُمتِ مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم	31
	حرام کمائی سے بچا جائے	32
	سود کھانے والے	33
	یتیموں کا مال کھانے والے	33
	چغل خوروں کا انجام	33
15.	اُمتِ مسلمہ کا مقام	34
16.	براق کہاں باندھا گیا؟	34
17.	حورِ عین سے ملاقات	35
18.	آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز ادا فرمائی	36

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

19.	آپ ﷺ نے امامت فرمائی	36
20.	حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات	38
21.	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر	38
22.	حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر	38
23.	حضرت داوٗد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر	39
24.	حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر	39
25.	حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر	40
26.	رحمۃ للعالمین ﷺ کی تقریر	40
27.	داروغہ دوزخ مالک کا سلام کرنا	41
28.	آپ ﷺ نے دجال کو بھی دیکھا	41
29.	آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا	42
30.	آپ ﷺ آسمان پر بھی براق پر تشریف لے گئے	43
31.	آپ ﷺ کے لئے زینہ لایا گیا	43
32.	آپ ﷺ پہلے آسمان پر	44
33.	حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات	46
34.	آپ ﷺ نے آسمان دنیا میں نیل وفرات کو دیکھا	47
35.	آپ ﷺ دوسرے آسمان پر	50
36.	آپ ﷺ تیسرے آسمان پر	51

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

37.	آپ ﷺ چوتھے آسمان پر	52
38.	آپ ﷺ پانچویں آسمان پر	53
39.	آپ ﷺ چھٹے آسمان پر	53
40.	آپ ﷺ ساتویں آسمان پر	55
41.	حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات	55
42.	آپ ﷺ نے بیت المعمور میں نماز ادا فرمائی	56
43.	آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے	56
44.	جنت میں دخول	58
45.	آپ ﷺ کے سامنے دوزخ کو لایا گیا	61
46.	اوّل پچاس نمازیں عطا کی گئیں	62
47.	آپ ﷺ سے حضرت جبرائیلؑ جدا ہو گئے	63
48.	حضرت جبرائیلؑ آگے کیوں نہ جا سکے؟	63
49.	آپ ﷺ عرش الٰہی تک پہنچے	64
50.	آپ ﷺ کو اللہ جل شانہٗ کا دیدار نصیب ہوا	65
51.	اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ملاقات	66
52.	پنجگانہ نماز کا تحفہ	69
53.	آسمان سے زمین کی طرف واپسی	72
54.	سورج غروب ہونے سے رُک گیا	73

55.	آپ ﷺ کا لوگوں میں واقعہ معراج بیان فرمانا	76
56.	مختلف سوالوں پر آپ ﷺ کا جواب مرحمت فرمانا	77
57.	واقعہ معراج سے متعلقہ فوائد	79
58.	واقعہ معراج کی اہمیت	84
59.	اہم گذارش	86
60.	مآخذ	95

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّہِمِ

صلی اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ ان کا اتباع کرنے والے ہیں۔

پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو دین کی خاطر سب سے زیادہ تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ جب کفار و مشرکین کی طرف سے آپ ﷺ کو دیئے جانے والے مصائب اور تکالیف کی حد ہوگئی تو میدانِ دعوت و تبلیغ میں لگنے والے ذہنی و جسمانی زخموں کو مندمل کرنے اور آپ ﷺ کی دِل جمعی و حوصلہ افزائی کے لئے اللہ تعالیٰ شانہٗ نے ایک ایسی عظیم الشان اور مبارک سیاحت کا انتظام فرمایا، جو نہ صرف ایک سیاحت و زیارت تھی، بلکہ آپ ﷺ کے نبی و رسول برحق ہونے پر دلالت کرنے والے کثیر معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ بھی تھی، جو قرآن و سنّت اور کتب تاریخ و

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

سیرت میں ''اسراء و معراج'' کے نام سے معروف ہے ۔ یہ معجزہ، نبوت کے بارہویں سال، ماہ رجب کی ستائیس تاریخ اور بدھ کی رات کو پیش آیا، جبکہ حضور اقدس ﷺ کی عمر مبارک باون سال تھی ۔ (بحوالہ : سیرۃ رحمۃ للعالمین ﷺ)

الحمدللہ ! زیرِنظر کتاب میں اس عظیم الشان واقعہ کو اختصار کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے تا کہ پڑھنے والا بآسانی پڑھ سکے اور اس کی اصل حکمتوں کو جان سکے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ عالی ہر چیز پر قادر ہے، وہ بہت زبردست قوت والا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، پوری کائنات اُس کے حکم میں جکڑی ہوئی ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کرنے میں کسی کا محتاج نہیں ہے اور ساری مخلوقات ہر آن، ہر گھڑی اُس کی محتاج ہے، وہ اکیلا ''صمد'' ہے۔ خالق کائنات نے اپنے لاڈلے حبیب کے ذکر کو بلند فرمایا ہے اور ساری مخلوقات میں آپ ﷺ کو اعلیٰ و اشرف بنایا اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ واقعہ معراج میں جہاں اور حکمتیں اور فوائد ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اپنے آخری نبی، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو اپنی ذاتِ عالی کا جو قرب عطا فرمایا ہے، وہ ساری مخلوقات میں کسی کو نہیں مل سکا۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ذات ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے، امت مسلمہ کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

(بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ)

صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

(بنی اسرائیل:۱)

ترجمہ

پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تا کہ دکھلائیں اس کو کچھ اپنی قدرت کے نمونے وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

تفسیر (از معارف القرآن)

وہ ذات (اللہ جل شانہٗ) پاک ہے جو اپنے بندہ (حضرت محمد ﷺ) کو شب کے وقت مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے آس پاس (ملک شام ہے) ہم نے (دینی و دنیوی) برکتیں کر رکھی ہیں (دینی برکت یہ ہے کہ وہاں بکثرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مدفون ہیں اور دنیوی برکت یہ ہے کہ وہاں باغات اور نہروں، چشموں اور پیداوار کی کثرت ہے، غرض اُس مسجد اقصیٰ تک عجیب طور پر اس واسطے) لے

صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

گیا تا کہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائباتِ قدرت دکھلا دیں (جن میں بعض تو خود وہاں کے متعلق ہیں، مثلاً اتنی بڑی مسافت کو بہت تھوڑے سے وقت میں طے کرلینا اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کرنا اور اُن کی باتیں سننا وغیرہ اور بعض آگے کے متعلق ہیں۔ مثلاً آسمانوں پر جانا اور وہاں کے عجائبات کا مشاہدہ کرنا) بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں (چونکہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال کو سنتے اور احوال کو دیکھتے تھے اس کے مناسب اُن کو یہ خاص امتیاز اور اعزاز بخشا اور اپنے قرب خاص کا وہ مقام عطا کیا جو کسی کو نہیں ملا)۔

(بحوالہ تفسیر معارف القرآن، جلد ۵، ص ۴۳۷، ۴۳۸)

تفسیر (از تفسیر عثمانی)

مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ بنی اسرئیل کی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"(اللہ جل شانہٗ) کی ذاتِ اقدس نقص وقصور اور ہر قسم کے ضعف وعجز سے پاک ہے جو بات ہمارے خیال میں بے انتہا عجیب معلوم ہو اور ہماری ناقص عقلیں اسے بے حد مستبعد سمجھیں، اللہ کی قدرت ومشیت کے سامنے وہ کچھ بھی مشکل نہیں..... یعنی صرف ایک رات کے محدود حصہ میں اپنے مخصوص ترین اور مقرب ترین بندہ (محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا) کو حرم مکہ سے بیت المقدس

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

تک لے گیا۔ اس سفر کی غرض کیا تھی؟ آگے آیت لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيٰتِنَا میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ خود اس سفر میں یا ''بیت المقدس'' سے آگے کہیں اور لے جا کر اپنی قدرت کے عظیم الشان نشان اور حکیمانہ انتظامات کے عجیب وغریب نمونے دکھلانے منظور تھے۔ سورہ نجم میں ان آیات کا کچھ ذکر کیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لے گئے اور نہایت عظیم الشان آیات کا مشاہدہ فرمایا۔ علماء کی اصطلاح میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو ''اسراء'' اور وہاں سے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک کی سیاحت کو ''معراج'' کہتے ہیں اور بسا اوقات دونوں سفروں کے مجموعہ کو ایک ہی لفظ ''اسراء'' یا ''معراج'' سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ معراج کی احادیث تقریباً تیس صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہیں، جن میں اسراء و معراج کے واقعات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ جمہور سلف و خلف کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو حالتِ بیداری میں بجسدہ الشریف معراج ہوئی''۔ (بحوالہ تفسیر عثمانیؒ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

معراج کے جسمانی ہونے پر قرآن و سنّت کے دلائل

قرآن مجید کے ارشادات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اسراء و معراج کا تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا، اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل دلائل بیان کیے جاتے ہیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

قرآن مجید کے پہلے ہی لفظ سبحان میں اس طرف اشارہ موجود ہے کیونکہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لئے استعمال ہوتا ہے، اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتی تو اس میں کون سی عجیب بات ہے، خواب تو ہر مسلمان بلکہ ہر انسان دیکھ سکتا ہے کہ میں آسمان پر گیا، فلاں فلاں کام کئے۔

اس آیتِ مبارکہ میں لفظ عبد سے اسی طرف اشارہ ہے کیونکہ عبد صرف روح نہیں بلکہ جسم و روح کے مجموعہ کا نام ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے واقعہ معراج حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کو بتلایا تو انہوں نے آپ ﷺ کو یہ مشورہ دیا کہ آپ ﷺ اس کا ذکر کسی سے نہ کریں، ورنہ لوگ اور زیادہ تکذیب کریں گے۔ اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو اس میں تکذیب کی کیا بات تھی۔

حضور اقدس ﷺ نے لوگوں سے واقعہ معراج کا اظہار فرمایا تو کفارِ مکہ نے تکذیب کی اور مذاق اُڑایا، یہاں تک کہ بعض نومسلم اس خبر کو سن کر مرتد ہو گئے۔ اگر معاملہ خواب کا ہوتا تو ان معاملات کا کیا امکان تھا اور یہ بات ان کے منافی نہیں کہ آپ ﷺ کو اس سے پہلے اور بعد میں کوئی معراج روحانی بصورتِ خواب بھی ہوئی ہو۔

جمہور امت کے نزدیک آیت قرآن:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ

میں رُءْیَا سے مراد رویت ہے، مگر اس کو بلفظ رُءْیَا (جو اکثر خواب دیکھنے کے معنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

میں استعمال ہوتا ہے) تعبیر کرنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملہ کو تشبیہ کے طور پر رُءْیَا کہا گیا ہو کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی خواب دیکھ لے اور اگر رُءْیَا کے معنی خواب ہی کے لئے جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ واقعہ معراج جسمانی کے علاوہ اس سے پہلے یا پیچھے یہ معراج روحانی بطور خواب بھی ہوئی ہو، اس لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو اس واقعہ خواب ہونا منقول ہے، وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے، مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ معراج جسمانی نہ ہوئی ہو۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ واقعہ معراج کی احادیث متواتر ہیں اور نقاش نے بیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی روایت اس باب میں نقل کی ہیں اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ''شفاء'' میں اور زیادہ تفصیل دی ہے۔

(بحوالہ: تفسیر قرطبی)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ان تمام روایات کو پوری وضاحت کے ساتھ نقل کیا ہے اور پچیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اسماءِ مبارکہ ذکر کیے ہیں، جن سے یہ روایات منقول ہیں، ان میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن قرظ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو لیلےٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن

عبداللہ ؓ، حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ،حضرت بریدہ ؓ، حضرت ابوایوب انصاری ؓ، حضرت ابوامامہ ؓ حضرت وسمرہ بن جندب ؓ،حضرت ابوالحمراؓ،حضرت صہیب الرومی ؓ، حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،حضرت اسماء بنت بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا..... شامل ہیں۔اس کے بعد امام ابن کثیرؒ نے فرمایا!

واقعہ اسراء کی حدیث پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے

صرف ملحد و زندیق لوگوں نے اس کو نہیں مانا۔

(ابن کثیرؒ)

(بحوالہ: معارف القرآن، جلد ۵، ص ۴۳۹)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

مختصر واقعہ معراج

(از تفسیر ابن کثیرؒ)

امام کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں آیت مذکور کی تفسیر اور احادیث متعلقہ کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حق بات یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو سفر اسراء بیداری میں پیش آیا، خواب میں نہیں۔مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک یہ سفر براق پر ہوا، جب دروازہ بیت المقدس تک پہنچے تو براق کو دروازہ کے قریب باندھ دیا اور آپ ﷺ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور اس کے قبلہ کی طرف تحیۃ المسجد کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

دو رکعتیں ادا فرمائیں، اس کے بعد ایک زینہ لایا گیا جس میں نیچے سے اوپر جانے کے درجے بنے ہوئے تھے، اُس زینہ کے ذریعہ آپ ﷺ پہلے آسمان پر تشریف لے گئے، اس کے بعد باقی آسمانوں پر تشریف لے گئے (اس زینہ کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے کہ کیا اور کیسا تھا، آج کل بھی زینہ کے متعلق کسی شک وشبہ میں پڑنے کا کوئی مقام نہیں) ہر آسمان میں وہاں کے فرشتوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور ہر آسمان میں ان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، جن کا مقام کسی معین آسمان میں ہے۔ مثلاً چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ساتویں میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، پھر آپ ﷺ ان تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات سے بھی آگے تشریف لے گئے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں قلم تقدیر کے لکھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور آپ ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا، جس پر اللہ جل شانہٗ کے حکم سے سونے کے پروانے اور مختلف رنگ کے پروانے گر رہے تھے اور جس کو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے گھیرا ہوا تھا، اسی جگہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضور اقدس ﷺ نے ان کی شکل میں دیکھا، جن کے چھ سو بازو تھے اور وہیں پر ایک رفرف سبز رنگ کا دیکھا، جس نے افق کو گھیرا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے رفرف مسند سبز، ہرے رنگ کی پالکی اور بیت المعمور کو بھی دیکھا، جس کے پاس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوار سے کمر لگائے بیٹھے ہوئے تھے، اس بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں، جن کی باری دوبارہ داخل ہونے کی قیامت تک نہیں آتی اور حضور اقدس ﷺ نے

جنت اور دوزخ کا بچشم خود معائنہ فرمایا، اس وقت آپ ﷺ کی اُمت پر اوّل پچاس نمازوں کے فرض ہونے کا حکم ملا، پھر تخفیف کر کے پانچ کر دی گئیں، اس سے تمام عبادات کے اندر نماز کی خاص اہمیت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

اس کے بعد آپ ﷺ بیت المقدس میں اُترے اور جن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مختلف آسمانوں میں ملاقات ہوئی تھی، وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ اُترے (گویا) آپ ﷺ کو رخصت کرنے کے لئے بیت المقدس تک ساتھ آئے، اس وقت نماز کا وقت ہو جانے پر آپ ﷺ نے سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نماز اسی دن صبح کی نماز ہو۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ امامت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ بعض حضرات کے نزدیک آسمان پر جانے سے پہلے پیش آیا ہے، لیکن ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ واقعہ واپسی کے بعد ہوا، کیونکہ آسمانوں پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کے واقعہ میں یہ منقول ہے کہ سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کا تعارف کرایا۔ اگر واقعہ امامت پہلے ہو چکا ہوتا تو یہاں تعارف کی ضرورت نہ ہوتی اور یوں بھی ظاہر یہی ہے کہ اس سفر کا اصل مقصد ملاءِ اعلیٰ میں جانے کا تھا، پہلے اسی کو پورا کرنا اقرب معلوم ہوتا ہے، پھر جب اس اصل کام سے فراغت ہوئی تو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ ﷺ کے ساتھ (آپ ﷺ کو الوداع کرنے کے لئے) بیت المقدس تک آئے اور آپ ﷺ کو جبرائیل علیہ السلام کے اشارہ سے سب کا امام بنا کر آپ ﷺ کی سب پر فضیلت کا عملی ثبوت دیا گیا۔

اس کے بعد آپ ﷺ بیت المقدس سے رخصت ہوئے اور براق پر سوار ہو کر اندھیرے وقت میں مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم)

(بحوالہ: معارف القرآن، جلد ۵، ص ۴۴۰، ۴۴۱)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

واقعہ معراج کے متعلق ایک غیر مسلم کی شہادت

تفسیر ابن کثیرؒ میں ہے کہ حافظ ابو نعیم اصبہانی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں محمد بن عمر واقدی کی سند سے بروایت محمد بن کعب قرظی یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے شاہ روم ہرقل کے پاس اپنا نامہ مبارک دے کر حضرت دحیہ ابن خلیفہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اس کے بعد حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے خط پہنچانے اور شاہ روم تک پہنچنے اور اس کے صاحب عقل وفراست ہونے کا تفصیلی واقعہ بیان کیا، (جو صحیح بخاری اور حدیث کی سب معتبر کتب میں موجود ہے) جس کے آخر میں ہے کہ شاہِ روم ہرقل نے نامہ مبارک پڑھنے کے بعد حضور اقدس ﷺ کے حالات کی تحقیق کرنے کے لئے عرب کے ان لوگوں کو جمع کیا جو اس وقت اس کے ملک میں بغرض تجارت آئے ہوئے تھے۔ شاہی حکم کے مطابق ابو سفیان ابن حرب اور ان کے رُفقاء جو اس وقت مشہور تجارتی قافلہ لے کر شام میں آئے ہوئے تھے، وہ حاضر کئے گئے۔ شاہ ہرقل نے ان سے وہ سوالات کئے جن کی تفصیل صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں موجود ہے۔ ابو سفیان کی دلی خواہش یہ تھی کہ وہ اس موقع پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کچھ ایسی باتیں بیان کریں جن سے آپ ﷺ کی حقارت اور بے حیثیت ہونا ظاہر ہو، مگر ابوسفیان کہتے ہیں کہ مجھے اپنے اس ارادے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی کہ مبادا میری زبان سے کوئی ایسی بات نکل جائے جس کا جھوٹ ہونا کھل جائے اور میں بادشاہ کی نظر سے گر جاؤں اور میرے ساتھی بھی ہمیشہ مجھے جھوٹا ہونے کا طعنہ دیا کریں، البتہ مجھے اس وقت خیال آیا کہ اس کے سامنے واقعہ معراج بیان کروں، جس کا جھوٹ ہونا بادشاہ خود سمجھ لے گا تو میں نے کہا کہ میں ان کا ایک معاملہ آپ سے بیان کرتا ہوں جس کے متعلق آپ خود معلوم کرلیں گے کہ وہ جھوٹ ہے۔ ہرقل نے پوچھا وہ کیا واقعہ ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ یہ مدعی نبوت یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک رات مکہ مکرمہ سے نکلے اور آپ کی اس مسجد بیت المقدس میں پہنچے اور پھر اسی رات میں صبح سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہمارے پاس پہنچ گئے۔

ایلیاء (بیت المقدس) کا سب سے بڑا عالم اس وقت شاہ روم ہرقل کے سرہانے پر قریب کھڑا ہوا تھا، اس نے بیان کیا کہ میں اس رات سے واقف ہوں، شاہ روم اس کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ آپ کو اس کا علم کیسے اور کیونکر ہوا؟ اس نے عرض کیا کہ میری عادت تھی کہ میں رات کو اس وقت تک سوتا نہیں تھا، جب تک بیت المقدس کے تمام دروازے بند نہ کردوں، اس رات میں نے حسب عادت تمام دروازے بند کردیئے مگر ایک دروازہ مجھ سے بند نہ ہوسکا۔ دروازے کے کواڑ اپنی جگہ سے حرکت نہ کرسکے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہم کسی پہاڑ کو ہلا رہے ہیں۔ میں نے عاجز ہوکر کاریگروں اور نجاروں کو بلوایا، انہوں نے دیکھ کر کہا کہ ان

کواڑوں کے اوپر دروازہ کی عمارت کا بوجھ پڑ گیا ہے، اب صبح سے پہلے اس کے بند ہونے کی کوئی تدبیر نہیں، صبح کو ہم دیکھیں گے کہ کس طرح کیا جائے۔ میں مجبور ہو کر لوٹ آیا اور دونوں کواڑ اس دروازے کے کھلے رہے، صبح ہوتے ہی میں اس دروازہ پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ دروازہ مسجد کے پاس ایک پتھر کی چٹان میں روزن کیا ہوا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں کوئی جانور باندھ دیا گیا ہے، اس وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ آج اس دروازہ کو اللہ تعالیٰ نے شاید اس لئے بند ہونے سے روکا ہے کہ کوئی نبی یہاں آنے والے تھے اور پھر بیان کیا کہ اس رات آپ ﷺ نے ہماری مسجد میں نماز بھی پڑھی ہے، اس کے بعد اور تفصیلات بیان کی ہیں''۔ (بحوالہ: ابن کثیرؒ، جلد ۳، ص ۲۴)

فائدہ: بعض محدثین نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے لیکن امام ابن کثیرؒ جیسے محتاط محدث نے واقدیؒ کی اس روایت کو نقل کیا ہے، اس لئے کہ اس معاملہ کا تعلق عقائد یا حلال وحرام سے نہیں اور ایسے تاریخی معاملات میں ان کی روایت معتبر ہے۔ (بحوالہ: معارف القرآن، جلد ۵، ص ۴۴۱)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

واقعہ معراج کی تاریخ

امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ معراج کی تاریخ میں روایات بہت مختلف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ کی روایت یہ ہے کہ یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے چھ ماہ

قبل پیش آیا اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا واقعہ بعثت نبوی ﷺ کے سات سال بعد ہوا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ واقعہ معراج بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال بعد ہوا ہے۔ ابن اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ واقعہ معراج اس وقت پیش آیا جبکہ اسلام عام قبائلِ عرب میں پھیل چکا تھا، ان تمام روایات کا حاصل یہ ہے کہ واقعہ معراج ہجرت مدینہ سے کئی سال پہلے کا ہے۔ حربی کہتے ہیں کہ واقعہ اسراء و معراج ربیع الثانی کی ستائیسویں شب میں ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا ہے اور ابن قاسم کہتے ہیں کہ بعثت سے اٹھارہ مہینے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ مشہور عام یہ ہے کہ ماہِ رجب کی ستائیسویں شب، شب معراج ہے۔ (واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم)

(بحوالہ: معارف القرآن، جلد ۵، ص ۴۴۲)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

واقعہ معراج احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین

اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

کمالات نبوی ﷺ کے عظیم الشان واقعات میں سے ایک واقعہ معراج بھی ہے، جو امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق مکہ مکرمہ میں سن ۵ نبوی میں ہوا۔

(بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

سفر معراج کا آغاز

بخاری شریف میں حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا..... واقدی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ شعب ابی طالب میں تھے..... ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ گھر میں تھے اور چھت کھولی گئی۔

(بخاری شریف)

فائدہ: ان تمام روایت میں جمع کی صورت یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے، جو شعب ابی طالب کے پاس تھا، ان کے گھر کو اپنا گھر فرمایا، وہاں سے آپ ﷺ کو حطیم میں لے گئے اور آپ ﷺ پر اس وقت نیند کا اثر باقی تھا، اس لئے وہاں پہنچ کر بھی لیٹ گئے۔ علماءِ امت بیان فرماتے ہیں کہ چھت کھولنے میں حکمت یہ تھی کہ

آپ ﷺ کو ابتداء ہی سے معلوم ہو جائے کہ میرے ساتھ کوئی عادت کے خلاف معاملہ ہونے والا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

مسجد حرام سے سفر شروع ہوا

کچھ سونے، کچھ جاگنے کی حالت تھی، ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے، آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور ایک روایت میں ہے کہ تین شخص آئے، ایک نے عرض کیا! وہ (یعنی حضور اقدس ﷺ) ان (حاضرین) میں سے کون ہیں؟ دوسرا بولا! وہ جو سب سے اچھے ہیں، تیسرا بولا! تو پھر جو سب سے اچھا ہے اسی کو لے لو، اگلی رات کو وہ تینوں آئے اور کچھ بولے نہیں اور آپ ﷺ کو اُٹھا کر لے گئے۔

(بخاری شریف)

فائدہ: یہ حالت کہ کچھ سونے کچھ جاگنے کی ابتداء میں تھی اور اسی کو سونا فرمادیا، پھر آپ ﷺ بیدار ہو گئے اور تمام واقعہ میں جاگتے رہے۔

یہ جو کہا گیا کہ..... ان حاضرین میں سے کون ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ قریش خانہ کعبہ میں آس پاس سویا کرتے تھے۔

(طبرانی شریف)

طبرانی میں ہے کہ اوّل جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام آئے اور یہ

گفتگو کر کے چلے گئے، پھر تین شخص آئے۔ مسلم شریف میں حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ میں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ کہتا ہے! ان تین میں سے ایک شخص ہیں جو دو شخصوں کے درمیان میں ہیں، مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ مراد ان دو شخصوں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ہیں، کیونکہ حضور اقدس ﷺ ان دونوں کے درمیان سوئے ہوئے تھے۔

(بحوالہ: نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

شق صدر کا واقعہ

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا سینہ مبارک اوپر سے نیچے تک چاک کیا گیا اور آپ ﷺ کا دل نکالا گیا اور سونے کے طشت میں زمزم کا پانی تھا، اس سے آپ ﷺ کو دل دھویا گیا، پھر ایک طشت میں ایمان و حکمت تھا، وہ دل میں بھر دیا گیا اور دل کو اسی جگہ درست کر دیا گیا۔

(مسلم شریف)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ کے لئے براق لایا گیا

رحمۃ للعالمین ﷺ کے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا، جو "براق" کہلاتا ہے۔ دراز گوش سے ذرا اونچا اور خچر سے ذرا نیچا تھا، اس قدر برق رفتار کہ

اپنے منتہائے نظر پر قدم رکھتا۔ (مسلم شریف)

براق پر زین و لگام تھی، جب آپ ﷺ سوار ہونے لگے تو وہ شوخی کرنے لگا، حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا! تجھ کو کیا ہوا، اللہ تعالیٰ شانہٗ کے نزدیک آپ ﷺ سے زیادہ عزت والا کوئی شخص تجھ پر سوار نہیں ہوا، بس وہ (شرمندگی سے پسینہ پسینہ ہو گیا (اور ساری شوخی ختم ہو گئی)۔

(ترمذی شریف)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ اس پر سوار ہوئے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی رکاب پکڑی اور میکائیل علیہ السلام نے لگام تھامی۔

(طبقات ابن سعدؒ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

مختلف مقامات پر نماز کی ادائیگی

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ جب منزل مقصود کے لئے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کا گزر ایک ایسی زمین پر ہوا جس میں کھجور کے درخت کثرت سے تھے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا! اُتر کر یہاں نماز (نفل) پڑھیے، آپ ﷺ نے نماز پڑھی، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! آپ ﷺ نے یثرب (مدینہ) میں نماز پڑھی ہے، پھر ایک سفید زمین پر آپ ﷺ کا گزر ہوا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! (یہاں بھی) اتر کر نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھی،

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! آپ ﷺ نے مدین میں نماز پڑھی ہے۔ پھر (آپ ﷺ کا) گزر بیت اللحم پر ہوا، وہاں بھی نماز پڑھوائی گئی اور کہا! یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے تھے۔ (طبرانی)

ایک روایت میں مدین کی بجائے "طور سینا" ہے کہ آپ ﷺ نے طور سینا میں نماز پڑھی، جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا تھا۔ (نسائی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

برزخ کے عجیب واقعات

اس میں برزخ کے عجیب واقعات بیان کیے جاتے ہیں:

دُنیا کی حقیقت اور ابلیس کا رُوپ

رحمۃ للعالمین ﷺ کا گزر ایک بڑھیا پر ہوا جو راستہ میں کھڑی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا! جبرائیل، یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا! آپ ﷺ چلتے رہئے، (پھر) ایک بوڑھا ملا، جو الگ کھڑا تھا اور آپ ﷺ کو بلا رہا تھا کہ محمد (ﷺ) ادھر آیئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا! آپ ﷺ چلتے رہئے۔ آپ ﷺ کا گزر ایک جماعت پر ہوا، انہوں نے آپ ﷺ کو ان الفاظ سے سلام کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ

اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا! وہ بڑھیا جو آپ ﷺ نے دیکھی، وہ دُنیا تھی۔ دُنیا کی اتنی عمر رہ گئی ہے جتنی بڑھیا کی عمر رہ جاتی ہے..... جس نے آپ ﷺ کو پکارا تھا، وہ ابلیس تھا، اگر آپ ﷺ ابلیس کے اور دُنیا کے پکارنے کا جواب دے دیتے تو آپ ﷺ کی اُمت دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتی، جنہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تھا، یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ (بیہقی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

جہاد کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو ایک ہی دن میں بوبھی لیتے اور کاٹ بھی لیتے ہیں اور جب کاٹتے ہیں پھر وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے، جیسا کاٹنے سے پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا! یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں کہ ان کی نیکیاں سات گنا تک بڑھتی ہیں، وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل (بہترین بدلہ) عطا فرماتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے..........

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام

پھر آپ ﷺ کا گذر ایک قوم پر ہوا کہ ان کی شرمگاہ پر آگے پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے، جانوروں کی طرح چر رہے تھے اور زقوم (جہنم کا درخت ہے) اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے، ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا، آپ ﷺ کا ربّ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے ....

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

بدکاری کا انجام

پھر آپ ﷺ کا گذر ایک قوم پر ہوا جن کے سامنے ایک ہانڈی میں گوشت پکا ہوا رکھا تھا اور ایک ہانڈی میں کچا سڑا ہوا گوشت رکھا تھا، وہ سڑے ہوئے گوشت کو کھا رہے تھے اور پکا ہوا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا، یہ لوگ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! یہ آپ ﷺ کی اُمت کا وہ مرد ہے جس کے پاس حلال پاک بیوی تھی، مگر وہ ناپاک عورت کے پاس آتا اور رات گزارتا، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی، اسی طرح وہ عورت ہے جو اپنے حلال پاک شوہر کے پاس سے اُٹھ کر کسی ناپاک مرد کے پاس آتی اور رات اس کے پاس گزارتی، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی ....

حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت

پھر ایک شخص پر گذر ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کر رکھا تھا کہ وہ اس کو اُٹھا نہیں سکتا اور وہ اس میں لکڑیاں لا کر رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا! یہ آپ ﷺ کی اُمت کا وہ شخص ہے جس کے ذمے لوگوں کے بہت سے حقوق اور امانتیں ہیں جن کے ادا پر قادر نہیں اور وہ زیادہ لدتا چلا جاتا ہے..........

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

بڑی بات منہ سے نکالنے کا انجام

پھر آپ ﷺ کا گذر ایک چھوٹے پتھر پر ہوا جس سے ایک بڑا بیل پیدا ہوتا ہے، پھر وہ بیل اس پتھر کے اندر جانا چاہتا ہے لیکن جا نہیں سکتا، آپ ﷺ نے پوچھا، یہ کیا بات ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا! یہ اس شخص کا حال ہے جو ایک بڑی بات منہ سے نکالے پھر شرمندہ ہو، مگر اس کو واپس نہ لے سکتا ہو..........

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

جنت کی دُعا

پھر ایک وادی پر گذر ہوا اور وہاں ایک ٹھنڈی پاکیزہ ہوا اور مشک کی خوشبو آئی، وہاں آپ ﷺ نے ایک آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا! یہ جنت کی آواز ہے، وہ کہتی ہے: اے ربّ! آپ نے جس چیز کا وعدہ کیا ہے، مجھ کو دیجئے، کیونکہ میرے بالا خانے، استبرق، ریشم، سندس، عقبری، موتی، مونگے، چاندی، سونا، گلاس، تشتریاں، دستہ دار کوزے، مرکب (مختلف چیزوں کے مخلوط شربت وغیرہ) شہد، پانی، دودھ، شراب بہت زیادہ ہوگئے ہیں تو اب میرے وعدے کی چیز (یعنی جنتی لوگ) مجھ کو دیجئے (کہ وہ ان نعمتوں کو استعمال کریں) اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہوا: تیرے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت اور مؤمن مرد اور مؤمن عورت ہے (وہ) جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے، میرے ساتھ شرک نہ کرے، میرے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور جو مجھ سے ڈرے گا، وہ امن میں رہے گا، جو مجھ سے مانگے گا، میں اس کو دوں گا، جو مجھ کو قرض دے گا، میں اس کو جزا دوں گا، جو مجھ پر توکل کرے گا، میں اس کی کفایت کروں گا۔ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ بے شک مؤمنوں کو کامیابی حاصل ہوئی اور اللہ جل شانہٗ جو احسن الخالقین ہیں اور بابرکت ہیں..... جنت نے کہا! میں راضی ہوگئی ....

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

جہنم کی دُعا

پھر ایک وادی پر گذر ہوا اور ایک وحشت ناک آواز سنی اور بدبو محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا!

یہ جہنم کی آواز ہے، کہتی ہے: اے ربّ! مجھ سے آپ نے جس چیز کا وعدہ کیا ہے (دوزخیوں سے بھرنے کا) مجھ کو عطا فرمایئے، کیونکہ میری زنجیریں، طوق، شعلے، گرم پانی، پیپ، عذاب بہت زیادہ ہو گئے ہیں، میری گہرائی بہت لمبی اور گرمی بہت تیز ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: تیرے لئے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور کافر اور کافرہ اور ہر متکبر دشمنی کرنے والا جو یوم حساب پر یقین نہیں رکھتا، دوزخ نے کہا: میں راضی ہوں۔ (طبرانی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اُمتِ مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دائیں طرف سے ایک پکارنے والے نے پکارا، میری طرف نظر کیجئے، میں آپ ﷺ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اُس کی بات کا جواب نہیں دیا، پھر ایک اور (شخص) نے مجھ کو بائیں طرف سے اسی طرح پکارا، میں نے اُس کو بھی جواب نہیں دیا۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک عورت نظر آئی جو اپنے ہاتھوں کو کھولے ہوئے تھی، اس میں ہر قسم کی سجاوٹ تھی جو اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے، اس نے بھی کہا! اے محمد ﷺ! میری طرف نظر کیجئے، میں آپ ﷺ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں، میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے عرض

کیا، پہلا پکارنے والا یہودیت کا داعی تھا، اگر آپ ﷺ اس کو جوب دیتے تو آپ ﷺ کی اُمت یہودی ہو جاتی اور دوسرا پکارنے والا عیسائیت کا داعی تھا، اگر آپ ﷺ اس کو جواب دیتے تو آپ ﷺ کی اُمت عیسائی ہو جاتی اور وہ عورت دُنیا تھی (یعنی اس کی پکار پر جواب دینے کا اثر یہ ہوتا کہ آپ ﷺ کی اُمت دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتی، جیسا اوپر آچکا ہے) اور (ظاہر میں یہ واقعات آسمان پر جانے سے پہلے دیکھے گئے، چنانچہ دلائل بیہقی والی حدیث کے شروع میں یہ الفاظ وارد ہیں فقال لھا جبرائیلؑ) اور بعض واقعات میں آسمان پر جانے کے بعد دیکھنے کی صراحت آئی ہے..........

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حرام کمائی سے بچا جائے

اسی حدیث بالا میں ہے کہ آپ ﷺ آسمان دنیا پر تشریف لے گئے اور وہاں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور وہاں بہت سے خوان رکھے دیکھے، جن پر پاکیزہ گوشت رکھا ہے، مگر اس پر کوئی شخص نہیں اور دوسرے خوانوں پر سڑا گوشت رکھا ہے اور اس پر بہت سے آدمی بیٹھے کھا رہے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا، یہ وہ لوگ ہیں جو حلال کو چھوڑتے ہیں اور حرام کھاتے ہیں..........

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

سود کھانے والے

اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا جن کے پیٹ کوٹھریوں جیسے ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک اُٹھتا ہے فوراً گر پڑتا ہے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے عرض کیا، یہ سود کھانے والے ہیں ....

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

یتیموں کا مال کھانے والے

آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا کہ ان کے ہونٹ اونٹ جیسے ہیں، وہ قوم چنگاریاں نگلتی ہیں تو وہ ان کے نیچے سے نکل رہی ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلماً کھاتے تھے ....

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

چغل خوروں کا انجام

آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا جن کے پہلو کا گوشت کاٹا جاتا تھا اور ان ہی کو کھلایا جاتا تھا، وہ لوگ چغل خور اور دوسروں کے عیب تلاش کرنے والے تھے۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اُمّتِ مسلمہ کا مقام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کو معراج کرائی گئی تو بعض ایسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر آپ ﷺ کا گذر ہوا جن کے ساتھ بڑا مجمع تھا اور بعض ایسے لوگوں پر گذر ہوا، جن کے ساتھ چھوٹا مجمع تھا اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا گذر بہت بڑے مجمع پر ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ کہا گیا: حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم ہیں، لیکن اپنا سر اوپر اُٹھایئے اور دیکھئے۔ (میں) دیکھتا ہوں کہ اتنا عظیم الشان مجمع ہے کہ سارے آسمان کو گھیر رکھا ہے، کہا گیا: یہ آپ ﷺ کی اُمّت ہے اور آپ ﷺ کی اُمّت میں سے ستر ہزار اور ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگاتے اور جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور شگون نہیں لیتے اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

براق کہاں باندھا گیا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے براق اُس حلقہ سے باندھ دیا، جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام (اپنی سواریوں کو) باندھتے تھے۔ (مسلم شریف)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس میں جو پتھر ہیں، اس میں انگلی سے سوراخ کر کے اُس سے براق کو باندھ دیا۔ (بزار)

فائدہ: حضرت تھانویؒ اپنی تالیف "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ" میں بیان فرماتے ہیں کہ دونوں روایتیں اس طرح جمع ہو سکتی ہیں کہ وہ حلقہ تو پرانے زمانے سے ہو لیکن کسی وجہ سے بند ہو گیا ہو، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انگلی سے کھول دیا ہو اور دونوں حضرات باندھنے میں شریک ہوں اور اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ باندھنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ وہ تو مسخر کر کے بھیجا گیا تھا۔ ممکن ہے کہ اس عالم میں آنے سے اس میں کچھ یہاں کے آثار پیدا ہو گئے ہوں، اگر بھاگنے کا اندیشہ نہ بھی ہو، تب بھی اس کی شوخی وغیرہ سے آپ ﷺ کے دل کے پریشان ہونے کا احتمال ہو اور حکمتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے (کہ اس کی حکمتوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں)۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حورِ عین سے ملاقات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ بیت المقدس پہنچے اور اس مقام پر پہنچے جس کا نام باب محمد ﷺ ہے تو براق کو باندھ کر دونوں صاحب مسجد کے صحن میں پہنچے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا!

اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنے ربّ سے درخواست کی تھی کہ آپ ﷺ کو حورِ عین دکھائے، آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا، ان عورتوں کے پاس جایئے اور ان کو سلام کیجئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ انہوں نے کہا! ہم نیک ہیں، حسین ہیں اور ایسے مردوں کی بیویاں ہیں جو پاک صاف ہیں، میلے نہ ہوں گے اور ہمیشہ رہیں گے، کبھی جنت سے جدا نہ ہوں گے اور ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی نہ مریں گے ....

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز ادا فرمائی

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اور جبرائیل علیہ السلام بیت المقدس (کی مسجد) میں داخل ہوئے اور دونوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔ (بیہقی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ نے امامت فرمائی

وہاں سے ہٹ کر تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ بہت سے آدمی جمع ہو گئے، پھر ایک مؤذن نے اذان کہی اور تکبیر کہی گئی۔ ہم صف باندھ کر منتظر کھڑے تھے کہ کون امام بنے گا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کھڑا

کردیا، میں نے سب کو نماز پڑھائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا! آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ کن لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا! نہیں۔ انہوں نے کہا! تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے جو دُنیا میں بھیجے گئے، ان سب نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ میں مسجد میں گیا تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو میں نے پہچانا ،کوئی صاحب کھڑے ہیں، کچھ رکوع میں ہیں اور کچھ سجدہ میں ہیں، پھر ایک اذان کہنے والے نے اذان کہی اور ہم صفیں درست کر کے اس انتظار میں کھڑے ہو گئے کہ کون امامت کریں گے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور میں نے سب کو نماز پڑھائی .... (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ نماز کا وقت آ گیا اور میں نے امامت کروائی۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی (یعنی اس جماعت کے آپ ﷺ امام بنے) جب نماز پوری ہو گئی تو فرشتوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا! "محمد رسول اللہ خاتم النبیین" ہیں۔ فرشتوں نے کہا! اللہ تعالیٰ ان پر سلام نازل فرمائے کہ بہت اچھے بھائی اور بہت

اچھے خلیفہ ہیں (یعنی ہمارے بھائی اور اللہ تعالیٰ کے خلیفہ)..........

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات

پھر حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح سے ملاقات ہوئی اور ان سب نے اپنے ربّ کی تعریف بیان کی۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر

پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح تقریر کی تمام ترحمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، بس مجھ کو خلیل (اپنا دوست) بنایا، مجھ کو ملک عظیم عطا فرمایا، مجھ کو لوگوں کا) مقتدا بنایا کہ میرا اقتدا کیا جاتا ہے، مجھ کو (نمرود کی) آگ سے نجات دی اور اس کو میرے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی کا ذریعہ بنایا.........

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر

پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربّ کی تعریف بیان کر کے یہ تقریر کی کہ تمام ترحمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ سے کلام (خاص) فرمایا اور مجھ کو چنا ہوا بنایا، مجھ پر توریت نازل فرمائی، فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی نجات میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائی اور میری اُمت کو ایسی قوم بنایا کہ حق کے موافق وہ ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے موافق عدل کرتے ہیں..........

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر

پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ربّ کی تعریف کر کے یہ تقریر کی سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو ملک عظیم عطا فرمایا، مجھ کو زبور کا علم دیا، میرے لئے لوہے کو نرم کیا، میرے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا کہ وہ میرے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، پرندوں کو بھی (تسبیح کے لئے مسخر بنایا) مجھ کو حکمت اور صاف تقریر عنایت فرمائی..........

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر

پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ربّ کی ثناء کے بعد تقریر کی کہ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے میرے لئے ہوا کو مسخر کیا، شیاطین کو مسخر کیا کہ جو چیز میں چاہتا تھا وہ بناتے تھے جیسے عالیشان عمارات، مجسم تصاویر (کہ اس وقت درست تھیں) مجھ کو پرندوں کی بولی کا علم دیا، اپنے فضل سے مجھ کو ہر قسم کی چیز دی، میرے لئے شیاطین، انسان، جن اور پرندوں کے لشکروں کو مسخر کیا، مجھ کو ایسی سلطنت عطا کی کہ میرے بعد کسی کے لئے لائق نہ ہوگی اور میرے لئے ایسی پاکیزہ سلطنت تجویز کی کہ اس کے متعلق مجھ سے کچھ حساب نہ ہوگا............

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر

پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ربّ کی ثناء کے بعد یہ تقریر کی کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو اپنا کلمہ بنایا اور مجھ کو آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے مشابہ بنایا، اُن کو مٹی سے بنا کر کہہ دیا کہ تو (ذی روح) ہو جا اور وہ (ذی روح) ہو گئے، مجھ کو لکھنا سکھایا، تورات وانجیل کا علم دیا، مجھ کو ایسا بنایا کہ میں مٹی سے پرندے کی شکل کا ڈھانچا بنا کر اس میں پھونک مار دیتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، مجھ کو ایسا بنایا کہ میں بحکم الٰہی پیدائشی اندھے اور جذامی کو اچھا کر دیتا تھا، مردوں کو زندہ کر دیتا تھا، مجھ کو پاک کیا، مجھ کو اور میری والدہ کو شیطان مردود سے پناہ دی، پس ہم پر شیطان کا کوئی قابو نہیں چلتا تھا.......

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی تقریر

پھر حضرت محمد ﷺ نے اپنے ربّ کی تعریف بیان کی اور فرمایا! تم سب نے اپنے ربّ کی تعریف بیان کی اور میں بھی اپنے ربّ کی تعریف بیان کرتا ہوں، ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو رحمۃ للعالمین اور تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا، مجھ پر فرقان یعنی قرآن مجید نازل کیا، جس میں ہر (دینی ضروری) بات کا بیان ہے، میری اُمت کو بہترین اُمت بنایا کہ لوگوں کے نفع (دین) کے لئے پیدا کی گئی ہے اور میری اُمت کو انصاف کرنے والی اُمت بنایا، میری اُمت کو

ایسا بنایا کہ وہ اوّل بھی ہیں (یعنی رتبہ میں) اور آخر بھی ہیں (یعنی زمانہ میں) میرے سینہ کو کشادہ بنایا اور میرا بوجھ ہلکا کیا، میرے ذکر کو بلند فرمایا اور مجھ کو سب کا شروع کرنے والا اور سب کا ختم کرنے والا بنایا (یعنی نور میں اوّل اور ظہور میں آخر) حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (سب سے خطاب کر کے) فرمایا! بس ان کمالات کے سبب محمد ﷺ تم سے بڑھ گئے۔ (بیہقی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

داروغہ دوزخ مالک کا سلام کرنا

ایک روایت میں آپ ﷺ نے بالخصوص تین پیغمبروں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز پڑھنا اور ہر ایک کا حلیہ بیان فرمایا، اس میں یہ بھی ہے کہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ سے ایک کہنے والے نے کہا! اے محمد ﷺ! یہ مالک داروغہ دوزخ ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے ہی مجھ کو سلام کیا۔ (مسلم شریف)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ نے دجال کو بھی دیکھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے لیلۃ الاسراء میں دجال کو بھی دیکھا اور خازن جہنم کو بھی دیکھا۔ (مسلم شریف)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا

ایک روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ فارغ ہو کر مسجد سے باہر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ ﷺ کے سامنے دو برتن لائے، ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! آپ ﷺ نے فطرت (یعنی طریق دین) کو اختیار فرمایا، پھر آسمان پر تشریف لے گئے۔

(مسلم شریف)

ایک روایت میں ہے کہ ایک دودھ کا اور ایک شہد کا برتن آیا۔

(مسند احمد)

ایک روایت میں ہے کہ تین برتن آئے ہیں، دودھ، پینے کی چیز اور پانی کا برتن۔ (بزار)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز کے بعد مجھ کو پیاس لگی اس وقت یہ برتن حاضر کیے گئے اور جب میں نے دودھ اختیار کیا تو ایک بزرگ نے جو میرے سامنے تھے، حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ تمہارے دوست نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔

(تذکرۃ الحبیب ﷺ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر بھی براق پر تشریف لے گئے

بخاری شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دل دھونے اور اس میں ایمان و حکمت بھرنے کے بعد مجھ کو براق پر سوار کیا گیا، جس کا ایک قدم اس کے منتہائے نظر پر پڑتا تھا۔ مجھ کو جبرائیل علیہ السلام لے چلے، یہاں تک کہ آسمان دُنیا تک پہنچے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر بھی براق پر تشریف لے گئے، گو درمیان میں بیت المقدس پر بھی اُترے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زینہ لایا گیا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پھر (بیت المقدس میں اعمال سے فارغ ہونے کے بعد بیت المقدس کی جڑ (یعنی بنیاد کی جگہ) میں میرے سامنے ایک زینہ لایا گیا، جس پر انسانوں کی ارواح (موت کے بعد) چڑھتی ہیں، اس زینہ سے زیادہ خوبصورت مخلوق میری نظر سے نہیں گزری، تم نے (بعض) مرنے والوں کو آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا ہوگا، وہ اس زینہ کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

(بیہقی)

فائدہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام میں یہ زینہ جنت الفردوس سے لایا گیا تھا، اس کو دائیں بائیں (ہر طرف سے) فرشتوں نے گھیرا ہوا تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے ایک چاندی اور ایک سونے کا زینہ رکھا گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام اس پر چڑھے۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے! جب میں بیت المقدس کے قصہ سے فارغ ہوا تو یہ زینہ لایا گیا اور میرے رفیقِ راہ (جبرائیل علیہ السلام) نے مجھ کو اس پر چڑھایا، یہاں تک کہ میں آسمان کے دروازے تک پہنچا۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

فائدہ: گذشتہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر براق پر ہوا، اس روایت سے معلوم ہوا کہ زینہ کے ذریعے آسمان پر تشریف لے گئے، اس کے جواب میں حضرت تھانویؒ اپنی تالیف "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ" میں بیان فرماتے ہیں کہ براق اور زینہ کی روایت میں جمع اس طرح ممکن ہے کہ تھوڑا سفر براق پر کیا ہو اور تھوڑا سفر زینے پر کیا ہو، جس طرح مکرم مہمان کے سامنے کئی سواریاں پیش کی جاتی ہیں اور اس کو اختیار ہوتا ہے، جس پر چاہے سفر کرے، خواہ تھوڑی تھوڑی مسافت سب پر سوار ہو کر ہی کیوں نہ طے کرے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ پہلے آسمان پر

حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ پہلے آسمان دنیا پر پہنچے،

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا كَثِيرًا

حضرت جبرائیلؑ نے آسمان کا دروازہ کھلوایا، دربان (فرشتوں) کی طرف سے پوچھا گیا، کون ہیں؟ کہا! جبرائیلؑ ہوں۔ پوچھا گیا! تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا! محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کے پاس پیغام الٰہی (نبوت کے لئے یا آسمانوں پر بلانے کے لئے) بھیجا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا! ہاں۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچے، اس کا نام "باب الحفظہ" ہے، اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے، اس کا نام "اسمٰعیل" ہے، اس کی ماتحتی میں بارہ ہزار فرشتے ہیں۔

فائدہ: سوال یہ پیدا ہوتا ہے..... کیا فرشتوں کو حضور اقدس ﷺ کے آنے کی خبر نہیں تھی......؟ اس کا جواب یہ ہے) بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آسمان والوں کو خبر نہیں ہوتی کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا کیا کرنے کا ارادہ ہے، جب تک کہ ان کو کسی ذریعہ سے اطلاع نہ دے، جیسے یہاں جبرائیل علیہ السلام کی زبانی سے معلوم ہوا۔ اس سے فرشتوں کے اس پوچھنے کی وجہ بھی معلوم ہوگئی کہ کیا ان کے پاس پیغام الٰہی پہنچا ہے۔ اس پوچھنے میں جو دو احتمال ذکر کئے گئے ہیں، اس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے (جس میں حضور اقدس ﷺ نے فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے امامت فرمائی، جب نماز پوری ہوگئی تو فرشتوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا! "محمد رسول اللہ خاتم النبیین" ہیں۔ فرشتوں نے کہا! اللہ تعالیٰ ان پر سلام نازل فرمائے کہ بہت اچھے بھائی اور بہت اچھے خلیفہ ہیں (یعنی ہمارے بھائی اور اللہ تعالیٰ کے خلیفہ)۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا كَثِيرًا

بخاری کی روایت میں ہے کہ فرشتوں نے یہ سن کر کہا! مرحبا! آپ ﷺ کا آنا مبارک ہو اور دروازہ کھول دیا گیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں وہاں پہنچا تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا! یہ آپ کے باپ ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا! اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید ہو۔ (بخاری شریف)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات

ایک روایت میں ہے کہ آسمان دُنیا میں ایک شخص کو بیٹھا دیکھا، جن کے دائیں اور بائیں طرف کچھ صورتیں نظر آتی ہیں، جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا! یہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ صورتیں دائیں اور بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں والے جہنمی ہیں۔ اس لئے دائیں طرف دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھ کر روتے ہیں۔ (بحوالہ: نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں طرف ایک دروازہ ہے جس میں خوشبودار ہوا آتی ہے اور بائیں طرف ایک دروازہ ہے اس میں بدبودار ہوا آتی ہے، جب دائیں طرف دیکھتے ہیں تو

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

خوش ہوتے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو مغموم ہوتے ہیں۔

(بزار)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ نے آسمان دُنیا میں نیل وفرات کو دیکھا

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے آسمان دنیا میں نیل وفرات کو دیکھا اور اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسی آسمان دنیا میں ایک اور نہر بھی دیکھی جس پر موتی اور زبرجد کے محل بنے ہوئے ہیں اور وہ کوثر ہے۔

(بحوالہ: نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ سے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پہلے بھی مل چکے تھے، اس طرح باقی آسمانوں میں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، سب جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے (کہ سب سے بیت المقدس میں ملے اور آسمان میں بھی ملے اور سب اپنی اپنی قبروں میں بھی ہیں...... یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تینوں جگہ موجود ہوں.....؟)

اس کے جواب میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قبر میں تو اصلی جسم کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور دوسرے مقامات پر ان کی پاکیزہ ارواح نے ان کے اجساد کی شکل اختیار کرلی ہو، یعنی غیر عنصری جسم جسے صوفیاء مثالی جسم کہتے ہیں، روح

نے اس جسم کی شکل اختیار کر لی ہو اور یہ جسم کئی بھی ہوں گے اور ایک ہی وقت میں روح کا سب کے ساتھ تعلق بھی ہو گیا ہو..... لیکن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اختیار سے نہیں بلکہ صرف اللہ جل شانۂ کی قدرت اور ارادے سے ہوا ہو اور ظاہراً یہ جسم مثالی جو دونوں جگہ نظر آیا، الگ الگ شکل رکھتا تھا۔ اسی لئے باوجود بیت المقدس میں ملاقات ہونے کے آسمان میں نہیں پہچانا، البتہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ آسمان پر جسم کے ساتھ ہیں، اس لئے ان کو وہاں دیکھنا جسم کے ساتھ ہو سکتا ہے، لیکن ان کو بیت المقدس میں جو دیکھا، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، وہ جسم کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ بالمثال ہے کہ روح کا تعلق مثالی جسم کے ساتھ موت سے پہلے بھی عادت کے خلاف ممکن ہے اور اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ بیت المقدس میں جسم کے ساتھ ہوں اور آسمان سے آ گئے ہوں.....یا دونوں جگہ جسم کے ساتھ ہوں کہ پہلے آسمان سے بیت المقدس آئے ہوں، پھر یہاں سے وہاں پہنچ گئے ہوں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(بحوالہ: نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ)

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں بائیں جو صورتیں نظر آئیں، وہ بھی ارواح کی صورتیں تھیں اور بزار کی روایت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ارواح اس وقت آسمانوں پر موجود نہ تھیں، بلکہ اپنے اپنے ٹھکانہ پر تھیں اور اس ٹھکانے اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جگہ کے درمیان دروازہ تھا، اس دروازے سے ان صورتوں کا عکس حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جگہ پر پڑتا ہوگا.....یا وہ ہو، جو ان روحوں کی جگہ سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جگہ تک

آتی تھی، وہ بھی جسم ہے۔ اس میں ان صورتوں کا عکس پیدا کرنے کی خاصیت ہوگی، جیسے ہوا شعاعوں سے بدل کر دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہیں (یعنی جب ہوا میں شعاعیں پڑتی ہیں تو ہوا شعاعوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور شعاعوں کی شکل میں نظر آتی ہے) کیونکہ اس روایت میں دروازے کا ہونا آیا ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دروازہ ان صورتوں کے یہاں تک پہنچنے کا ذریعہ تھا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(بحوالہ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ)

دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے نیل اور فرات کو سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ میں دیکھا ہے..... سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نیل اور فرات تو زمین میں ہیں، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھنے کا کیا مطلب ہے؟

اس کا جواب سدرۃ المنتہیٰ کے بیان میں دیا جائے گا، یہاں صرف روایات کو جمع کرنے کی وجہ سمجھ لی جائے، وہ یہ ہے کہ نیل وفرات کا اصل سرچشمہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ ہو اور پانی وہاں سے نکل کر آسمان دنیا پر جمع ہوتا ہو اور وہاں سے زمین میں آتا ہو، جیسا دوسری احادیث سے حوض کوثر کا جنت میں ہونا ظاہر ہے..... تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوثر جب جنت میں ہے تو آسمان میں کیسے دیکھا؟..... اس کا جواب بھی یہی ہے کہ اصل حوض کوثر وہاں ہو اور یہاں اس کی شاخ ہو، جیسا کہ ایک شاخ میدان قیامت میں ہوگی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ دوسرے آسمان پر

بخاری شریف کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ پھر مجھ کو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے لے کر چڑھے، یہاں تک کہ دوسرے آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا، کون ہے؟ کہا! جبرائیلؑ ہوں۔ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا! محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا، کیا ان کے پاس پیغام الٰہی بھیجا گیا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا! ہاں۔ فرشتوں نے یہ سن کر کہا! خوش آمدید، آپ ﷺ نے بہت اچھا کیا جو تشریف لائے اور دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں (وہاں) پہنچا تو حضرت یحیٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے اور وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ یحیٰی وعیسیٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا، اُن دونوں نے جواب دیا۔ پھر کہا! صالح بھائی اور صالح (نیک) نبی کو خوش آمدید ہو۔ (بخاری شریف)

فائدہ: حضرت یحیٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی خالہ ہیں تو اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کے نواسے ہوئے، چونکہ نانی بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے، اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کے فرمایا گیا اور اگر یہ حقیقت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ہوتیں تو حضرت یحیٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام خالہ زاد بھائی ہوتے۔ اس لئے مجازاً اُن کو خالہ زاد فرمایا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خالہ کی اولاد میں سے ہیں، اگرچہ بیٹے نہیں، مگر نواسے ہیں اور بھائی اس لئے کہا کہ یہ حضور اقدس ﷺ کے باپ دادا میں سے نہیں ہیں۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ تیسرے آسمان پر

بخاری شریف میں ہے کہ پھر مجھ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام تیسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا! جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا! حضرت محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا، کیا ان کے پاس پیغامِ الٰہی بھیجا گیا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا! ہاں۔ فرشتوں نے یہ سن کر کہا! خوش آمدید، آپ نے بہت اچھا کیا جو تشریف لائے۔ دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں (وہاں) پہنچا تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام (وہاں) موجود تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا! یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ان کو سلام کیجیے، میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا اور کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کے لئے خوش آمدید۔ (بخاری شریف)

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حسن کا ایک بڑا حصہ عطا کیا گیا ہے۔

(مسلم شریف)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

ایک روایت میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ارشاد ہے کہ (میں نے) ایک ایسے شخص کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ حسین ہے اور لوگوں پر حسن میں ایسی فضیلت رکھتا ہے کہ جیسے چودویں رات کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے۔ (بیہقی، طبرانی)

فائدہ: بلاشبہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس ﷺ کے علاوہ تمام انسانیت میں خوبصورت ہیں۔ روایت میں حضور اقدس ﷺ کے علاوہ مراد ہے، جیسا کہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا، لیکن تمہارے نبی سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش آواز ہیں۔

(ترمذی شریف)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

آپ ﷺ چوتھے آسمان پر

بخاری شریف میں ہے کہ پھر مجھ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے لے چلے، یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا! جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا! حضرت محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا ان کے پاس پیغام الٰہی بھیجا گیا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا! ہاں۔ فرشتوں نے یہ سن کر کہا! خوش آمدید، آپ نے بہت اچھا کیا جو تشریف لائے۔ دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ

والسلام (وہاں) موجود تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! یہ ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے اُن کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، پھر کہا! اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید ہو۔ (بخاری شریف)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

آپ ﷺ پانچویں آسمان پر

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر مجھ کو لے کر آگے چلے، یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا کون ہے؟ (جواب دیا) جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا! حضرت محمد (ﷺ)۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کے پاس پیغام الٰہی بھیجا گیا؟ کہا! ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، آپ نے بہت اچھا کیا جو تشریف لائے۔ جب میں وہاں پہنچا تو ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام (وہاں) موجود تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا! یہ ہارون (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، پھر کہا! اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید ہے۔ (بخاری شریف)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

آپ ﷺ چھٹے آسمان پر

روایت میں ہے کہ پھر مجھ کو جبرائیل علیہ السلام آگے لے کر چلے، یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا! جبرائیل ہوں۔

پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہیں؟ کہا! حضرت محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا، کیا ان کے پاس پیغام الٰہی بھیجا گیا؟ کہا! ہاں۔ پھر کہا گیا! خوش آمدید ہو، آپ نے بہت اچھا کیا جو تشریف لائے۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا! یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، پھر کہا! اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید ہو۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ روئے۔ اُن سے پوچھا گیا کہ آپؑ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا! میں اس لئے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان پیغمبر میرے بعد بھیجے گئے، جن کی امت کے جنت میں داخل ہونے والے میری اُمت کے جنت میں داخل ہونے والوں سے بہت زیادہ ہوں گے، تو مجھ کو اپنی اُمت پر حسرت ہے کہ انہوں نے میری ایسی اطاعت نہ کی، جس طرح حضرت محمد (ﷺ) کی اُمت آپ ﷺ کی اتباع کرے گی اور اس لئے میری اُمت کے ایسے لوگ جنت سے محروم رہے تو ان کے حال پر رونا آتا ہے۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کی نسبت نوجوان فرمانا اس اعتبار سے ہے کہ آپ ﷺ کے ماننے والے تھوڑی ہی مدت میں اس وقت تک کہ آپ ﷺ بڑھاپے تک بھی نہ پہنچے تھے کہ اتنی کثرت سے ہو گئے کہ اوروں کے بڑھاپے تک بھی اتنے ماننے والے نہیں ہوئے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک ۶۳ سال کی ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ڈیڑھ سو سال کی ہوئی۔

(کذا فی قصص الانبیاء)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ ساتویں آسمان

بخاری شریف میں ہے کہ پھر مجھ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے لے کر ساتویں آسمان کی طرف چلے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا! جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہیں؟ کہا! حضرت محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا گیا، کیا ان کے پاس پیغامِ الٰہی بھیجا گیا؟ کہا! ہاں۔ پھر کہا گیا! خوش آمدید ہو، آپ نے بہت اچھا کیا جو تشریف لائے۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام (وہاں) موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا! یہ آپ ﷺ کے جدِ امجد ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ان کو سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اور فرمایا! اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ (بخاری شریف)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کمر بیت المعمور سے لگائے بیٹھے تھے اور بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں، جن کی باری دوبارہ نہیں آتی (یعنی اگلے روز اور نئے فرشتے ستر ہزار داخل ہوتے ہیں)۔

(مسلم شریف)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ نے بیت المعمور میں نماز ادا فرمائی

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مجھ کو ساتویں آسمان پر چڑھایا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے، بہت حسین تھے اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ موجود تھے اور میری اُمت بھی وہاں موجود تھی اور وہ دو قسم کی ہے۔ ایک قسم سفید کپڑے والی ہے اور دوسری میلے کپڑے والی ہے۔ میں بیت المعمور میں داخل ہوا تو سفید کپڑے والے بھی میرے ساتھ داخل ہو گئے اور میلے کپڑے والے روک دیئے گئے۔ میں نے اور میرے ساتھ والوں نے وہاں نماز پڑھی۔ (بیہقی)

فائدہ: بعض روایات میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی منازل کی ترتیب دوسری طرح بھی آئی ہے، مگر صحیح ترین یہی ہے، جو مذکور ہوئی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے

بخاری شریف میں ہے کہ پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا، اس کے بیر اتنے بڑے بڑے تھے، جیسے ہجر کے مٹکے (ہجر ایک جگہ کا نام ہے) اور اس کے پتے ایسے تھے، جیسے ہاتھی کے کان ہوں (یعنی اتنے بڑے تھے)۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے، وہاں چار نہریں تھیں، دو اندر جارہی ہیں اور دو باہر آرہی ہیں۔ میں جبرائیل علیہ السلام سے باہر آنے والی دو نہروں کے بارے میں

پوچھا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا! جو نہریں اندر جارہی ہیں، یہ جنت میں دو نہریں ہیں، جو باہر جارہی ہیں، یہ نیل اور فرات ہیں۔ (بخاری شریف)

پھر میرے پاس ایک برتن شراب کا، دوسرا دودھ کا اور تیسرا شہد کا لایا گیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! یہ فطرت (یعنی دین) ہے، جس پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمت قائم رہے گی۔ (تذکرۃ الحبیب ﷺ)

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ میں چار نہریں ہیں اور مسلم شریف میں ہے کہ اس کی جڑ سے یہ چار نہریں نکلتی ہیں اور ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے بعد مجھ کو ساتویں آسمان کے اوپر کی سطح پر لے گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک نہر پر پہنچے، جس پر یاقوت، موتی اور زبرجد کے پیالے رکھے تھے اور اس پر سبز لطیف پرندے بھی تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا! یہ "کوثر" ہے، جو آپ ﷺ کے ربّ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے، اس کے اندر سونے اور چاندی کے برتن تھے اور وہ یاقوت اور زمرد کے پتھروں پر چلتی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ میں نے ایک برتن لے کر اس میں سے کچھ پیا تو وہ شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحبیب ﷺ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ وہاں ایک چشمہ تھا، جس کا نام "سلسبیل" تھا اور اس سے دو نہریں نکلتی تھیں، ایک کوثر اور دوسری نہر رحمت۔

(بیہقی)

ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا، وہ چھٹے آسمان میں ہے، زمین سے جو اعمال اوپر جاتے ہیں، وہ اس تک پہنچتے ہیں اور وہاں سے اوپر اُٹھا لئے جاتے ہیں اور جو احکام اوپر سے آتے ہیں، وہ پہلے اسی پر اترتے ہیں اور وہاں سے نیچے (عالم دنیا) میں لائے جاتے ہیں (اور اسی لئے اس کا نام سدرۃ المنتہیٰ ہے)۔(مسلم شریف)

بخاری شریف میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کو ایسی رنگتوں نے چھپالیا ہے کہ معلوم نہیں وہ کیا چیز ہے۔(بخاری شریف)

مسلم شریف میں ہے کہ وہ سونے کے پروانے تھے۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ وہ سونے کی ٹڈیاں تھیں۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ اس کو فرشتوں نے چھپالیا اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کو ایک عجیب چیز نے چھپالیا تو اس کی صورت بدل گئی، مخلوق میں کوئی شخص اس کی صفت بیان نہیں کر سکتا۔ایک روایت میں سدرۃ المنتہیٰ کے دیکھنے اور برتنوں کے پیش کئے جانے کے درمیان میں یہ بھی ہے کہ پھر میرے سامنے بیت المعمور بلند کیا گیا۔

(مسلم شریف)

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

جنت میں دخول

ایک روایت میں سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھنے کے بعد یہ بھی ہے کہ پھر میں جنت میں